لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ۔ وان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ وان عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وابن امتہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ

منشور محمدی

منشور محمدی الٰہی	شایع ہو زماہ تا ماہی	انجیل و زبور ہو دایم	صد بار مفخر و مباہی
فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع	توقیع خطِ آیتِ منشور محمد	توریت و ہم انجیل برافتاد بتجیل	چون گشت علم رایت منشور محمد

نمبر ۱۶ | مورخہ ۵ جمادی الآخر سنہ ۹۴ ہجری مطابق ۷ اجون سنہ ۱۸۷۷ع | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشور محمدی

سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک چہ قیمت کل خریدارون سے پیشگی لیجائیگی مابعد کی کچہ شرط نہین جن صاحبون کو اس پرچہ کی نسبت کچہ خط و کتابت کرنی منظور ہو اور مضامین نویسی کا شوق ہو مگر شرط یہہ ہی کہ اپنا نام مبارک و نام شہر و محلہ وغیرہ بخط واضح لکھا کرین والا نہ اسکی تعمیل ہرگز وقوع مین نہ آویگی اور زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام محمد شریف مہتمم و مالک مطبع و اجرا منشور محمدی واز فرخ

قصیدہ

رہِ رویتِ حق دلیل محمدؐ ۔ سبیلِ جنان ہر سبیلِ محمدؐ ۔ بنا ہ
جمالِ قدم کو بھی اللہ ری کیا کچہ ۔ پسند آئی طرزِ جمیلِ محمدؐ
وہ مقہور قہرِ جلالِ خدا ہین ۔ ہوے جو کہ اعدا قتیلِ محمدؐ
جو یہہ گبر و ترسا نہ آئین گے ایمان ۔ بچہو ریگا اخذِ وبیلِ محمدؐ
وہ یعنی تہ تیغ آجائینگے سب ۔ جب آئینگے عیسیٰ وکیلِ محمدؐ
کفیلِ نجاتِ جہان مصطفی ہین ۔ خدای جہان ہی کفیلِ محمدؐ
نہونیگا واللہ تا حشر مقطوع ۔ محمد سے اجر جزیلِ محمدؐ

نزولِ الف لام میم اس لئے ہی ۔ کہ اللہ سے جبرئیلِ محمدؐ
محمد پہ لائی براتِ کرامت ۔ کلام خدای جلیلِ محمدؐ
مقدر تھا ایمان جن طینتون کا ۔ ہوا اونکو اقرار یہہ قیلِ محمدؐ
قوارہ دلہای کفار ٹوٹے ۔ سنا جب یہہ قولِ نقیلِ محمدؐ
کہان الف لیل جہان ابسی مقبول ۔ وہ جو کچہ تھی لیلِ قلیلِ محمدؐ
ہزار ۱۲۰۰
ہمیشہ تھی مصروف تسبیح و تقدیس ۔ محمد سے سبحِ طویلِ محمدؐ
عنایت تو دیکہو کہ قادر ہی لیکن ۔ نہ بھیجا خدا نے عدیلِ محمدؐ
فقیر اس مدنسی کہین دلستان ہو ۔ مدحے مین ہر فصیلِ محمدؐ

سا تھہ کیا خراب ہوا اور کیون جاتے ہو شہزادہ میلان
کو یہ دکھہ اوس کے دم مین اگر کسقدر خراب ہوا ہی - اور
ٹرکی کی وفاداری دیکھنے کہ اوسکے دوست انگلنڈ نے
سرویا کے جنگ مین مہلت چاہی اور شوری کا ہونا تجویز
کیا ٹرکی نے اپنے دوست کا کہنا بسر و چشم منظور کیا - باوجودیکہ
ٹرکی جانتا تھا اور جانتا ہی کہ روسیہ بڑا مکار ہی اور
ٹرکی کے ساتھہ جسلی عداوت رکھتا ہی اسکو ایک دم کی
بی مہلت دینی بعید از قیاس ہی علی ہذا اوس سرویا کی
جنگ کی مہلت کا یہہ نتیجہ ہی جو آجکل روس نے ٹرکی سے
جنگ شروع کر دی ہی - ٹرکی کی عقل خداداد پر آفرین ہی
کہ وہ اسی روز کو مد نظر رکھکر روس کے مسودہ کو منظور نہین
کرتا تھا کیونکہ وہ روس کے دہوکے سے بخوبی واقف
تھا اور انگلنڈ بھی اگرچہ شوری کے وقت روس
کے دہوکہ مین آگیا اور اب انگلنڈ کی آنکھہ کھلین کہ روس
بالکل بدعہدی اور مکار ہے - کیا انگلنڈ اس بات سے
بے خبر ہی کہ روس خدیو مصر کو دہمکا کر اور نہر سویز پر
اپنا قبضہ نہین کیا چاہتا - بیشک روس کا یہی منشا
معلوم ہوتا ہی کہ وہ نہر سویز کو اپنے قبضہ مین کرکے اور
کی آمدنی سے اپنا چلتا دہندا چلایا چاہتا ہے - دانا
آدمی اسبات کو بخوبی جانتے ہین کہ بحر اسود پر روس کی
بڑائی اور نہر سویز پر قبضہ کرنا صاف اسکے اس حرکت
کو ثابت کرتا ہی کہ وہ رفتہ رفتہ ہمارے ملک کے امن
و امان مین خلل انداز ہوا چاہتا ہے -

کاشکے انگلنڈ اگر اس بات کو پہلے ہی سوچتا اور نہر سویز
پر اچھا انتظام رکھتا تو اسقدر کیون تفتیش اور تشویش مین
پڑتا - اب انگلنڈ کو لازم ہی کہ روس کے مقابل
مین اپنے ممالک کی حفاظت کا بندوبست کرے اور روس
کا غلبہ ہونے دے - خدانخواستہ اگر روس کو روم
پر اور نہر سویز پر ذرا بھی غلبہ ہوا تو پھر سمجھے کہ اوسکا دوسرا
قدم ہمارا ہی ملک ہی -
پس اسکی ابھی سے راہ کاٹنی چاہئے - اور اسکے پاؤن
کو کوٹ کوٹ کر فیل بانکر دینا مناسب ہے تاکہ اسکے پیر
ہمارے طرف سے خواب مین آجائین اور وہ ہمارے
ملک کو اگر پامال نکرے - اوسنے ہمارے ملک کو
بے ڈہب تاکا ہی وہ بڑا حریص ہے پس ہمکو لازم ہی کہ
اوسکی موہنہ مین اسوقت خاک ڈال دین اور اگر اوسکا
موہنہ کہل گیا تو یاد رہے ہند کیا بلکہ تمام یورپ کا اک
نوالہ کر جائیگا اور ہل من مزید پکارے گا -

الراقم محمد میرزا موحد -

ترکون کی پانچوین فتح

ہیچ ہی فتح خداداد ہی ۳ رمی شنبہ کو بذریعہ تار برقی
معلوم ہوا کہ مقام بٹوم مین جو ترکون اور روسیون
کے لڑائی ہوی تو اسمین شجاعان ترکی نے چار ہزار
روسیون کو تہ تیغ کر دیا یہہ پانچوین فتح خدا
نے ترکون کو دی ہی اور روسیون نے گلا ترکے
نزدیک مقام دہنی مین دریاے ڈینوب سے پار

ہونے کی بڑی کوشش کی تھی اور ایک پل بھی دریا پر دوسرے عبور کے باندھا تھا مگر ٹرکی کی ایک پلٹن اور توپخانہ نے تین جہازوں کے امداد سے روسیون پر ایسا شیرانہ حملہ کیا کہ پل بالکل توڑ دیا اور انکو سخت شکست دی اکثر روسی مقتول و مجروح ہوئے اور کئے ایک قید کئے گئے فوج روسی اگرچہ مقابلہ پر قریب ۴ لاکھ کے تھی اور ۷۰۰ توپخانہ ہین اور روسی حشرات الارض کیطرح جمع ہوتے جاتے ہین مگر ہم کو شیران ٹرکی سے امید ہی کہ وہ اسیطرح حملہ شیرانہ کرکے مخالف کی فوج کو واصل جہنم کرتے رہین گے۔

اگر اسیطرح شکست پر شکست روس کو ہوگی تو عنقریب زار صاحب صلح کا کوئی بہانہ تلاش کرینگے۔

مگر ہم کو انگلنڈ پر افسوس ہی کہ وقت ہاتھ سے نکل جائیگا اور انگلنڈ کو سوا ہاتھ ملنے کے اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

دوست اور دشمن کی فقط وقت پر پہچان ہوا کرتی ہے عوام الناس کا خیال ہی کہ انگلنڈ روس کے دہوکے مین آگیا۔ واہ رے روس تو ہی کوئی بلا ہی سچ ہے توریت مین خدا نے یاجوج پر اہی خطاب مقرر کیا ہی اور سب اوصاف یاجوج کے تیری ذات مین موجود ہین۔ اور ترکون کے ہاتھ سے تیری ہلاکت ازل سے لکھی گئی ہے۔ ہم کو زیادہ افسوس مسٹر گلیڈسٹون اور پادری ویری صاحب پر آتا ہے کہ وہ پروٹسٹنٹ ہوکر یاجوج روس کی تائید کرتے ہین۔

اور ان سے زیادہ ہمکو شاہ ایران کی عقل عجیب افسوس آتا ہی کہ وہ کلمہ گو ہوکر یاجوج ماجوج مین اپنا نام لکھاتے ہین اور انکے ساتھ اپنا حشر کرتے ہین وہ یاجوج کے مکر و فند و فریب مین آگئے۔ معلوم ہوتا ہی کہ بنیادی طمع نے اونکی آنکھون پر چربی چھا دی ہے۔

اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ ایرانی علم کتب سے بے نصیب ہین اگر اونکو علم کتب ہوتا تو وہ جانتے کہ لشکر یاجوج روس کے بیت المقدس کے قبضہ پر ہلاکت ازل سے لکھی گئی ہے۔ اور جو کوئی لشکر یاجوج روس مین شامل ہوگا اوسکا بھی حشر اسکے ساتھ ہوگا۔

اور قیامت کے آثار بھی ایسے ایسے فساد اور ہنگامون سے آشکارا ہوتے ہین انگلنڈ اور فارس اور کابل اور کاشغر اور ترکستان وغیرہ کو واجب اور فرض ہے کہ وہ یاجوج روس کے دہوکے سے بچکر اسکے ساتھ اپنا حشر نکرین اور روس کی روباہ بازی کو یاد رکھین۔

میرزا موحد۔

اخبارات تاریخی

قسطنطنیہ مورخہ ۸ جون۔ خبر ہی کہ مقام نکوپولی سے دریای ڈانیوب کے عبور کرنے کی راہ نکالی جائیگی۔ ارمینا کے خبرون سے واضح ہوتا ہی کہ قلب لشکر احمد مختار پاشا کا قلعہ حسن مین مقیم ہی۔ ارض روم کی کیفیت اوورلنڈ میل بیان کرتا ہی کہ روسی فوج کو الکزانڈروپول اور ایراول مین رسد کی بڑی قلت ہی۔ قارص کا سلسلہ تار برقی اسیطرح

جاری ہی روسیون نے رومی تار کے خبرون کو پکڑ لیے کا بندوبست کیا مگر رومی انکی اس حالت کو پہچان گئے۔ ہزارون بدوی لوگ اپنے شیوخ کے ساتھ اعانت افواج سلطانی کے لئے جوق جوق بغداد اور دیار بکر کو آرہے ہین۔

ایام جنگ تک اون کے اخراجات سلطان کے طرف ادا کئے جائینگے اور بعد فتح دس سال کا محصول اونکو معاف ہوگا۔ حاکم تونس نے باب عالی مین یہہ معلوم کرایا ہی کہ خزانہ کی کمی سے مین باب عالی کی فوج سے کمک نہین کرسکتا مگر رعایا کو بطور مجاہدین کے برای امداد روانہ کرونگا۔ خبر ہی کہ روس کی ایک بڑی فوج جسکا تعداد تین لاکہہ سے زیادہ کا تھا موضع رینی سے ڈانیوب کو عبور کرنیکا مصمم ارادہ کرکے کشتیون پر سوار ہوی تھی چنانچہ ۱۵ رمی کو روس کے ۵ سو پلٹن اس ارادہ سے کشتیون مین سوار ہوگئین رومیون نے عمداً اون کو نزدیک آنے دیا اور جب کہ روسی فوجین نزدیک آئین تو رومیون نے ایسی آگ برسائی کہ روسیون کو بجز گریز کے کچہ چارہ نہ تعجب سے روسی کشتیان ہٹانے لگے شکست عظیم حاصل ہوی۔ اک خبر سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف بیس روسی جان بچالیکر کنارہ آئے اور باقی سب کے سب غرق آب ہوگئے ڈانیوب پار ہونے کی کی روسیون نے فکر فرعون ورود نیل کی صورت خدا نے کی ڈانیوب پر جو روسی فوج ہی وہان ہر اک پلٹن مین چھے سو پچاس نفر ہین۔ جو روسی کشتیان رومی دریاے ڈانیوب مین

سعمولی قاسم الاخبار

جسکا سلسلہ

مین پکڑ لئے ہین انکا شمار دو سو سے زیادہ کا ہی ان کشتیون مین اک لاکہہ تیس ہزار گندم کے موٹے تھے۔ ۶ رمی کو رومی فوج کے چند سپاہی ندی پار ہوکر رومانیا مین داخل ہوے۔ اونہون نے کنارہ دریا پر جو پوس کے گھر تھے اونکو آگ لگادی اور چند شکاریان کو گولیون سے مار دیا۔ سلطان المعظم نے خاص عساکر پولنڈ کی چالیس ہزار کی فوج کھڑا کی ہے اور ان کو چالیس ہزار عمدہ رائفل اور ایکسو توپین عطا فرمائی ہین۔ مجاہدین ہر روز گروہ گروہ قسطنطنیہ کو آتے ہین اور فوج مین بھرتی ہوتے ہین۔ چالیس یہودی اور تین سو ارمنی بھی فوج سلطانی مین داخل ہوے ہین۔ روٹنیا مین اک جماعت یہودیون کی فتح سلطانی کے لئے اپنے معبد مین دعا کرنی شروع کی ہی۔ حاکم رومانیا نے باطلاع اس امر کے اونکو لکہہ بھیجا ہی کہ اگر تم بار ثانی ایسا کرو سزا دیجائینگی۔

- پرچہ غیر

ہزیمت روسیہ - استنبول مورخہ ۱۱ جون

احمد مختار پاشا سپہ سالار افواج روم مقیم السیہ کے اک خط سے معلوم ہوتا ہی کہ روسی قارص اور ارض روم کے مابین ہزیمت پاکر واپس ہو رہے ہین اور انہون نے موضع اللی کو چھوڑ دیا ہی۔ رومی فوج کا ہراول سوار اور آراب موضع زاون مین مقیم ہی اور رومی فوج پیشقدمی کر رہی ہے۔ بندر سلینا کے پاس روم کے اک آہنی جہاز کو رومیون نے بذریعہ تار بید و اوڑا دینا جا ہا فضل الہی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین ناظم و مہتمم محمد شریف کے اہتمام سے چھپا

سوالات متعلقہ باب سوم متی

(۱) یحیی علیہ السلام کا یہہ قول درس ۳ باب ۳ متی مین کہ بادشاہت خدا کی نزدیک ہی اگر پیشین گوئی مین ہی مسیح کا قول درس ۱۷ باب ۴ متی مین کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہی وہ بھی صحیح پیشین گوئی سمجھنا چاہئے پس واضح ہو کہ یہہ زمانہ بادشاہت پیشین گوئی مین زمانہ مسیح نہین بلکہ وہ زمانہ ہی جو بعد زمانہ بخت نصری اور کیانیہ اور سکندریہ اور رومیہ اور دس بادشاہون کے برباد کنندہ روم کے جو سنہ ۱۱ مسیحی سے سنہ ۶۱۱ تک اون دس بادشاہون کا زمانہ رہا گیا رہوین شاخ یعنے ہرقل کے زمانہ مین فصل ۷ و ۲ دانیال مین مصرح ہو چکا ہی وہ عین زمانہ اہل اسلام ہی جسنے شاخ یاد زہم ہرقل کو برباد کیا اب اگر کوئی سند رکھتے ہو کہ زمانہ بادشاہت آسمانی زمانہ مسیح ہی اسکو پیش کرو اور لکھو کہ یحیی کے پیشین گوئی اور مسیح کی مطلب مین یہہ فرق ہے حالانکہ دونون کی ایک عبارت ہی کہ زمانہ بادشاہت آسمانی قریب ہی اور تحقیق زمانہ ملکوت آسمانی زمانہ مسیح و یحیی کے سوال اول باب پنجم سے ذیل مین مطالعہ کیجاوے

(۲) پھر دریافت کیا جاتا ہی کہ اگر درس ۴ مین یحیی کی مدح ہی کہ بالون کی پوشاک پہنتا اور چمڑے کا کمربند باندہتا اور ٹڈے اور شہد اسکی خوراک تھی پھر مسیح نے وہ باتین کیون اختیار نکین دگر بطور تذکرہ کے ہی وہی حال قرآن مجید مین یحیی کے بیان مین لفظ حصور سے ہی پھر کیون نکاح کو امت مرحومہ اہل اسلام مین برا جانتے ہو اور مخالف یحیی کے کہنے ہو مین تسلیم کرتا ہون کہ وہ

باب ۴ متی مین یحیی کے کلام سے زمانہ مسیح کی خبر ہی جسمین بربادی یہود کی ہوی کہ درخت یہود پر تیشہ بدولت مسیح کے رکھا گیا لیکن وہ جو درس ۲۱ باب اول اور درس ۶ باب دوم متی مین بنی اسرائیل کی رعایت کے لئے مسیح کا انا لکھا ہی اسکے یہہ خلاف ہی اسکی تطبیق کیسی متصور ایک نہ ایک درد نگو متصور ہوتا ہی۔

(۴) مانا کہ درس ۱۱ باب سوم مین میرے بعد آنے سے بطور واتخذ قوم موسی من بعدہ من حلیہم عجلاً کے مراد میرے اس زمانہ بعد آنے سے مسیح کے ہی لیکن یہہ کیسی ہو سکے کہ آگ و روح القدس نے انہون نے بپتسما دیا کیونکہ درس ۶ باب اول اعمال مین لکھا ہی کہ مسیح نے اٹھائی جانیکے وقت تگ روح القدس اور آگ سے بپتسما نہ دیا اور لمبت ولعل مین رکھا اور کہا کہ تم روح القدس سے بپتسما پاؤگے اسکا جواب دیجئے (۵) درس ۱۴ باب ۳ یوحنا سے ظاہر ہوا کہ مسیح یوحنا کے مرید ہوے اور پھر حصہ پاکر یحیی سے بڑے مشہور ہین اور یہہ امر ظاہر ہی کہ مسیح روح القدس سے مستفید ہین نہ اوسکو فائدہ دینے والے اور کوئی لضاری روح القدس کو مستفید مسیح سے نہین کہتا پس ناچار وہ تسلی دہندہ جسکا ذکر درس ۱۴ باب ۱۶ یوحنا مین ہے سوائے روح القدس کے ہی یعنے کلیدلاس یعنے احمد علیہ السلام پس اگر موافق درس مذکور کے حصر مسیح سے ہا دین جیسے حسب آیہ قبلہم

اقدہ کے جملہ انبیا سے بزرگی حضرت بندہ کی اوسنے لازم نہین
آتی پس اس صورت مین اعتراض قرآن پر نکیجئے کہ مضمون انجیلی
اسمین کیون درج ہی یا اقرار کیجئے کہ یحییٰ مسیح سے اعلی تھے
جواب لکھئے (۶) تسلیم کیا کہ روح بصورت کبوتر مسیح پر حسب
ورس ۱۶ باب ۳ متی کے متمثل ہوی اب دریافت کیا
جاتا ہے کہ وہ روح ہر وقت بشکل کبوتر مسیح کے سات
رہتی تھی یا وہ اڑ گئی تھی اگر ہر وقت رہتی تھی اسکے سند
لاؤ اگر اڑ گئی تھی پھر مسیح بے روح القدس کے رہگئے
انکے قول کا کیا اعتبار (۷) ورس ۱۷ باب ۳ مین
مراد میرے پیارے بیٹے سے آیا شخص پسندیدہ ہی اس
اصطلاح مین جرح کا رہین اور دوسرے حضرات انبیا بھی
پسندیدہ اوسکے ہین پس وجہ خصوصیت بیان کیجئے اور اس
اصطلاح مین کوئی فائدہ بیان کیجئے اگر مسیح کو ذات
حق کے ساتھ متحد سمجھتے ہو دریافت کیا جاتا ہی کہ وجود
خدا اگر متعدد مانا دو عالم ہے اوس صورت مین اتحاد وجود
واجب وجود ممکن سے غیر متصور ہو یا وجود حق وجود مطلق
مرتبہ ذات کو باپ اور اوسیکو مرتبہ اسم اسماء اور رحمن
اور روح القدس اور اوسیکو مرتبہ جامع جمیع کمالات
رحیم یہہ چونکہ بعد مرتبہ باپ اور روح القدس کے مفہوم ہے
نظر برآن اوسیکو ابن کہین اور عالم کو مظاہر اسماء جزئیہ
سمجھین لیکن مسیح کو مظہر جامع جمیع کمالات یعنے مظہر اسم
رحیم علی ہذا اور جسمین حسب ورس ۱۵ باب پنجم متی کے
جو دشمنون سے دوستی کرے فرزند کہین جرح کا رہیگی

دگر مسیح کو خاص ابن کہتے ہو اور خصوصیت وجہ ظہور جامعیت
ہو وہی حال خلیل جلیل صاحب خلت و موسی کلیم صاحب کلام معجزات
اور دوسرے حضرات انبیا کا ہی اور اسی مقام سے درس
۴۵ باب پنجم متی مین مسیح کا قول ہی کہ اگر تم ای حواری دشمنون
سے دوستی کے کام کرو فرزند خدا کہلاؤ اور پھر یہہ معنی ہم
بیان کرتے ہین نصاری وحدۃ الوجود کے قایل نہین اس
صورت مبنیہ مین بیشک ایک ذات مسمی بسہ اسماء ہی یعنے
اللہ رحمن رحیم اور تین اسماء در اصل وہی ایک مسمی کے نام
اور باوجود حدوث وجود مسیح کے وجود مطلق کے مظہر کامل
لیکن نصاری اس امر سے کوسون بھاگتے ہین ہمنے حسب آیۃ
قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سوا بیننا وبینکم کی تعلیم اور ہادی
کردے جو انجیل کے مطابق ہے ورنہ نصاری سے ہرگز
وحدت فی الکثرت فی الوحدت کا اثبات صورت تثلیث
مین ممکن نہین کیونکہ مفہوم ابن مرتبہ رحیم کو مسیح مین خلاف
ارشاد مسیح کے کرتے ہین اور بے شبہ تثلیث نصاری
ایک سخت امور نافہمی سے ہی اور ہماری اس تقریر سے
ہزارہا مطلب انجیل کے منکشف ہو سکتے ہین جیسے درس ۱۹
باب ۲۸ متی کا مطلب علی ہذا درس ۲ باب ۲۸ کا مقصد کہ
بے شبہ مسیح اپنی حقیقت اسم رحیم کے سبب سبکے ساتھ ہین
لیکن وہی خیال رہے کہ حصر وجود مطلق کا جبکہ مسیح نکیا جاوے
اور اسی مقام سے مطلب باب چہارم و پنجم مکاشفات
انجیل کا واضح ہی کہ حضور ختم المرسلین علیہ السلام مظہر ذات
اللہ و اسم رحمن کو خداوند باری خالق اول و آخر کہا ہے

یہہ وہی مظہر ذات حق ہین جنکی نسبت زبور سے باب دوم نامہ
عبریون کی ورس ۵ کے بعد منقول ہی کہ خدانے اوس مستقبل
کو کہ جسکا ذکر ہم کرتے ہین فرشتون کے اختیار مین نہین چھوڑا
پر کہنے یعنی داؤد نے (کبھی گواہی دیکے کہین فرمایا کہ انسان
(یعنے داؤد) کیا ہی کہ تو اوسکی یاد رکھے یا انسان کا بیٹا
(یعنے مسیح) کہ تو اوسپر نگاہ کرے انتہی -
اوسی مقام سے فصل ہفتم دانیال کا مطلب علے ہذا فصل ۳
حبقوق اور فصل ۳ سفر مثنی کا مطلب واضح ہی جو نسبت
ہمارے حضور علیہ السلام کی خذاکر کے فرمایا گیا ہی کیونکہ ہم
دیکھتے ہین اور خود مسیحی معائنہ کرتے ہین کہ کبھی مسیح بصفت
مسیح کسی کرسچن پاس نہین اور بنظر حقیقت اسم رحیم سے
ہر ایک پاک پاس موجود ہین جیسے ورس آخر کتاب متی مین
ہے ویسے ہی بلکہ زیادہ تر ہمارے حضور علیہ السلام
ہین اور باوجود اسکے کہ وفات
ظاہری حضور علیہ السلام نے پائی آپ کے مدام زندہ ہونے
مین کوئی جاے کلام بنظر حقیقت نہین - باقی آیندہ

میرزا موحد جالندہری

بقیہ صداقت قرانی از کتب ربانی نمبر ۲

دفعہ یاد رہے کہ اوپر کے بیان سے یہہ بھی صاف واضح ہوگیا
کہ اسلام نے نیشوک یعنی پانچون کتب موسوی اور اناجیل
اربعہ مرقس لوقا یوحنا کی کچھ بھی تصدیق نہین کی اسواسطے
کہ تمام تفاسیر و قرآن اس سے مالا مال ہین کہ تورات انجیل
اکبارگی ہی نازل ہوئین اور خود نصوص قرآن مثل اناانزلنا الکتب

وآتیناہ الانجیل و اتینا موسی الکتاب وغیرہ سے صاف
صاف ہویدا ہی کہ انجیل عیسی کو ملی تھی اور تورات موسی کو
اور یہہ بھی منصوص ہی کہ کتبنا لہ فی الالواح من کل شئی ترجمہ
یعنے موسی کو ہمنے ہر چیز لوحون پر لکھدی تھی پس کیا متی
مرقس لوقا یوحنا کی انجیلون کو جنکی تالیف کی سنہ وسال
کا یہہ حال ہی کہ متی ۳۸ یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱
یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ عیسوی مین اور مرقس ۵۶
سے ۶۵ تک اور غالبًا ۶۰ یا ۶۳ عیسوی مین اور لوقا
۵۳ یا ۶۳ یا ۶۴ عیسوی مین اور یوحنا ۶۸ یا ۶۹
یا ۹۷ یا ۹۸ عیسوی مین تالیف ہوئین ہین ہارن
صاحب کی تفسیر کے جلد ۴ مین مصرح ہی (اعجاز عیسوی
صفحہ ۲۷) ایکبارگی منزل اور منزل بر مسیح علیہ السلام
یقین کر لینا مقتضاے انصاف اور دیانت اور سخن فہمی
ہی اور کیا کتاب پیدائش کو جسے بقول موسی نے اپنے
خسر کی خبر مکریان چرانے وقت قبل نبوت لکھا تھا اور خروج
کو بوقت طیاری صندوق کے بعد ملنے الواح کے اور گنتی
کو میدان موات مین لکھا تھا بلکہ پانچون کتاب یعنے
استثنا کے حق مین یہہ گمان ہی کہ تھوڑی ہی دنون
قبل موت موسی کی لکھی گئی تھی منزل دفعۃً واحدۃً قبول
کر لیا اور قرآن اور تفاسیر قرآن کا روی سخن ایدھر
کو پھیرنا ایمانداری اور راستبازی اور دقیقہ سنجی ہی
لیکن چونکہ اس بحث کو مین اظہار الاسلام مین صفحہ ۲۵
سے ۲۹ تک مفصل لکھہ چکا ہون لہذا بالفعل اوسی پر اکتفا

کرنا ہون آئندہ فرصت پاکر کسی موقع پر زیادہ تر توضیح و تشریح
اس بحث کی کیجاویگی۔ **دفعہ** اس ساری کتاب مین آیات
کی تفسیر اپنی مرضی کے مطابق کرکے نتایج دور دراز نکالی ہین
اور تحریف معنوی کا بہ نسبت اہل کتاب کے مولف کو اقبال
ہی اور تعصب کا یہہ حال ہی کہ فصل ۱۳ کے ذیل مین لکھا
ہی کہ "، اسمین شبہ نہین کہ چند عالم یہودیون نے اس عمد سے
پر کہ محمد صاحب ہمارے کتاب آسمانی بدل تصدیق کرتے
اور بحال اور برقرار رکھتے ہین اونکی الہام اور اونکی نبوت
کی شہادت دی دی تاہم اون وجوہ تصدیق نبوت
سے کنارہ کرتے اور فرماتے ہین " اس مقام پر ہماری
کچہ یہہ عرض نہین ہی کہ اون وجہون کو جنپر اس شہادت
کی بنا پڑی تفتیش کرین ہر آخر مین لکھا ہی کہ "، محمد صاحب
کتب مقدسہ مین غلطی یا تحریف و تصحیف ہونے کا مطلق
شبہ نہ رکھتے تھے ہر ایک یہودی کی ایمان لانے کا قصہ
نقل کرکے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ محمد صاحب کتب مقدسہ
کو اصلی بلا تغیر و تبدل مانتے تھے پھر سورہ احقاف کی
ایک آیۃ سے بھی یہی نتیجہ نکالا ہی پھر آیہ یا یحیی خذ الکتاب
بقوۃ سے یہہ نتیجہ نکالا ہی کہ یحیی اور عیسی مسیح کے وقت
مین یہودیون کی کتاب آسمانی اور بے تحریف و تصحیف
موجود تھی بلکہ یہان تک معنوی تحریف کو مولف نے
دخل دیا ہی کہ سورہ مریم آتانی الکتاب کی آیہ سے
انجیل (یعنے کل عہد جدید) کی تصدیق نکالی ہی حالانکہ
مسلمان اسی آیت سے ثابت کرتے ہین کہ سارے
عہد جدید کا کیا ذکر ہی اناجیل اربعہ بھی اصلی انجیل نہین
ٹھہرتے کیونکہ صادق نہین آتا کہ صغیر سن مین مسیح کو خدا
سے عطا ہوئی ہون **دفعہ** راقم کہتا ہی کہ محمد
صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اگر اون مین شبہ نہ کہتے تو
یہہ نہ فرماتے کہ لا تصدقوا اہل الکتاب ولا تکذبوا بہم ترجمہ
یعنے اہل کتاب کو نہ سچا جانو) ہر بات مین اور نہ جھوٹا
جیسا بخاری مین مرفوعا موجود ہی دیکھو اظہار الاسلام
صفحہ ۲۸ اور مسلمان کیون کر اپنے نبی کی فہمید کے خلاف
تورات انجیل کے مطالعہ کو علم نجوم سے مشابہت دیتے
اور لکھتے "، ومثل ذلک مثل التوراۃ والانجیل شدد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم علی من اراد ان ینظر فیہما لکونہما محرفتین
منظنۃ لعدم الانقیاد للقرآن العظیم ولذلک نہوا عنہ)
حجۃ اللہ البالغہ باب الانوار والنجوم صفحہ ۷۰ ترجمہ
یعنے علم نجوم کی ممانعت کی مثال مذہب اسلام مین ایسی
ہے جیسے تورات اور انجیل کے مثال کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و
سلم نے سخت ممانعت فرمائی ہی اوسکو جو اون دونو
کے مطالعہ کا ارادہ کرے بوجہ اسکے کہ وہ دونو محرف
ہین اور گمان ہے کہ اونکا ناظر قرآن شریف کا انقیاد
نکرے چنانچہ اسیواسطے مسلمان اوس سے ممنوع فرمائے
گئے مطلب یہہ ہی کہ جیسے علم نجوم کے حقیقت کی نفی اسلام
نے نہین فرمائی بلکہ صرف اوسکے اشتغال کو منع فرمایا
ہی اس مصلحت سے کہ پکا نجومی اپنی صمیم قلب سے یہہ
نہین کہہ سکتا کہ خدا کی فضل و رحمت سے باران نازل ہوا

حسرت ہی رہیگا کہ فلان پتھر سے پانی برسا پس یہہ اسکی اصل ایمان
ہین جو وسیلہ نجات ہی خلل انداز ہوگا اور نجوم بجانا کچھ مضر
نہین کیونکہ خدا اپنی حکمت و مصلحت کے مطابق عالم کے تدبیر
فرماتا رہتا ہی چاہے کوئی جانے چاہے نہ جانے ایسا
ہی اسلام نے تورات انجیل کے حقیقت و اصلیت کے بالکل
نفی نہین کی بلکہ اونمین مشغول رہنے کو منع فرمایا ہی اسواسطے
کہ وہ محرف ہین پس ناظر اونکا شاید محرفات کو قطعیات
اور ایمانیات سمجھکر قرآن شریف کا تابع نرہیگا اور عدم
مشغولی اونکی اسلام کو مضر نہین کیونکہ ضروریات دین اور
مہمات نجات کا قرآن اور حدیث خود مہمن اور کفیل ہے
تورات انجیل کے مطابقت اسلام سے مسلمانون کو چاہے
معلوم ہو چاہے نہ معلوم ہو۔ چنانچہ پیغمبر اسلام کی خشمگیر
ہونے کا جب اونکے سامنے ایک نسخہ تورات کا پڑہا گیا
اور حضرت عمرؓ کے اوس شخص مارنے کا جو کتاب دانیال
تلاش کرتا تھا ہی بعید ہی انتہی مترجماً (حجۃ اللہ البالغہ باب
احکام الدین من التحریف صفحہ ۲۲۷) باقی آئندہ

التماس بخدمت برادران اسلام

ای برادران دین و پیروان طریقہ حضرت سید المرسلین ہمکو
اس امر کا نہایت افسوس ہی کہ ہماری قوم بہ نسبت اور
قومون کے نہایت پریشانی کی حالت مین ہی۔ اور غیر قوم
نہایت تحقیر کی نظر سے ہم لوگون کو دیکھتی ہی جہانتک
غور کیا جاتا ہی یونانیوں ہماری حالات کی ابتری برہتے
جاتی ہی۔ اور وجہ اسکی اپس کا نفاق ہے کاش ہم لوگون
مین مثل دوسرے قومون کے اتفاق ہوتا تو یہہ روز
سیاہ ہم لوگ نہ دیکھتے۔ دیکھو گورنمنٹ کے بنگالیون
کو کہ اتفاق و یک دلی کے سبب سے کسقدر اس قوم نے
ترقی کی۔ اور کیا اعزاز پیدا کیا اور کیا عمدہ امور دنیاوی
مین لیاقتین حاصل کین ہین اور اپنے حسن معاشرت کو کیا
اچھی طرح درست کیا ہی حتی کہ جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند دام
اقبالہا کے حضور سے جو عہدہ ہاے جلیلہ ہندوستانیون
کو ملنے کا حکم ہوا ہی۔ پہلا نمبر اوس گورنمنٹ کے ہندوستانیون
کا ہی اس سے صاف ظاہر ہی کہ اعزاز و توقیر مین بمقابلہ
اون ہم لوگون کے اونکا پہلا نمبر ہی۔ اور بیشک اگر بچشم
انصاف دیکھا جاے تو خیالات اون لوگون کے امور
دنیاوی مین بہت عالی ہین۔ اور اپنی عمر عزیز کو بہت عمدہ
اوقات مین صرف کرتے ہین۔ یہہ سارا نتیجہ اوسی یکدلی
اور اتفاق کا ہی ایک ہم لوگ ہین کہ اپنے خیالات کی
اصلاح کر سکتے ہین اور نہ اپنے اولاد کی۔ کسی بنگالی کے
لڑکے کو سر بازار گولیان کھیلتے یا آوارہ لڑکون مین
پھرتے نہین دیکھا۔ جب دیکھا اسپلنگ بک اور سلیٹ
بغل مین مدرسہ کالج کے رستے پر دیکھا۔ بخلاف اپنے
قوم کے کہ جتنے اطمینان ہی پتنگ اور کبوتر و بٹیر بازی
مین اوقات رائیگان کرینگے۔ یا مصارف فضول ناچ
رنگ مین۔ بہت سے حضرات ہمارے ہمقوم خاص ایسے
شہر مین ایسے موجود ہین کہ ہزارون روپیہ عیاشی مین صرف
کر کے فقیر ہو گئے۔ اب نان شبینہ کو محتاج ہین۔ اگر

اون سے پوچھا جاے۔ کہ تم نے اپنے عہد عمارت
مین کسقدر محتاجون کو خیرات دی۔ اور کسقدر مدرسونکا
چندہ دیا۔ تو شاید کچھ آنہ پائی کا حساب سوچ کر تلائینگے
انگریزون کو دیکھو کہ جملہ امورات دینی اور دنیا وی انکی
کمیٹی کے ذریعہ سے طی ہوتے ہین اور ذری سی بات مین
بھی بے مشورہ وصلاح کوی فعل نہین کرتے ہر حال مین
ایک دوسرے کا شریک ہوتا ہی اور کمال دلسوزی
سے مدد کرتا ہی۔ مگر ہمارے قوم مین اگر کوئی بھائی کوئی
فعل کرتا ہی اور سوا اوسکے خطا پر ہوتی ہی۔ اور دوسرے
اپنے راے صائب نسبت اوس فعل کے ظاہر کرے تو
اوس پر حجت ہوتی ہی یہان تگ کہ باخود ہا رنج پیدا
ہو جاتا ہی باوجود معقول ہو جانیکے پھر وہی فعل کرتے
ہین آخر کو نقصان اوٹھاتے ہین قطعہ نظر اسکے ہم دینی
معاملات مین دیکھتے ہین کہ جب پادری منادی کرنے
آتے ہین تو مذہب شیعہ اور سنت جماعت مین سے
اکثر لوگ وہان کھرے ہوتے ہین۔ اور پادری صاحب
سے کوی اعتراض مبنوی مذہب شیعہ پر کیا تو ہمارے
وہ بھائی کہ مذہب سنت جماعت رکھتے ہین ہنستے ہین
اور جب مذہب سنت جماعت پر کوئی اعتراض پادری
صاحب نے اپنے ذہن سے تراش کر کیا تو ہمارے
شیعہ بھائی ہنستے ہین۔ افسوس صد افسوس اسکا خیال
نہین کرتے کہ اس نفاق باہمی نے ہم کو کیا رنگ دکھلایا
اور ہم پیشتر کیا تھے اور اب کیا ہو گئے۔ ای بھائیو

اس نفاق کے باعث ملت ہمارے سلطنتین ہمارے قبضہ سے
جاتی رہین۔ غیر قوم ہمارے اوپر حکومت کرنے لگی و عزت
و آبرو نے اس نفاق نے ہم کو انگشت نما کیا۔ اس نفاق
کے سبب سے وہ قوم کہ جو ہمارے سامنے منہہ نہ کہولتے تھے
اب وہی قوم ہمارا مقابلہ کرتی ہی۔ اور ہمکو تر اتعجب ہے کہ
یہہ نفاق کمین ہی۔ اصول تو فریقین کے ایک ہی ہین بعضے
جس خدا کو شیعہ مانتے ہین اوسی خدا کے سنت و جماعت
بھی قایل جس نبی آخر الزمان کو وہ اپنا پیشوا سمجھتے ہین
اوسی نبی برحق کو یہہ بھی اپنا ہادی جانتے ہین جس کلام
خدا کو وہ مانتے ہین اوسی قران کو یہہ بھی مانتے ہین۔
صرف فروعات کے جھگڑون مین یہہ نفاق کہ ایک دوسرے
کو دشمن سمجھی۔ ای برادران دین ہم پوچھتے ہین کہ تمہین
مین سے کیا ایسے بھی لوگ ہین کہ جو محمد کو معاذ اللہ جھوٹا
نبی کہتے ہین۔ کیا ایسے لوگ ہین کہ جو کلام شریف کو کلام
خدا نہین کہتے ہرگز ہرگز ایسا کوی مسلمان نہین۔ پس
سب بھائیون کو چاہئے کہ جو لوگ کہ انبیای علیہم السلام
کو معاذ اللہ زانی اور گنہگار کہتے ہون اور آنحضرت
کو نبی نہ سمجھے ہون اور کلام خدا کو کلام خدا نہ مانتے ہون
اونکے مقابلہ مین زبان کو کھولین اور قلم کو روان کرین
غرض کہ اس تحریر سے میرا مدعا یہہ ہی کہ ای بھائیو اب
بھی خواب غفلت سے بیدار ہو اور اپنے حالات کی اصلاح
کرو۔ اور اپنے امور دینی و دنیوی مین ایسی کوشش
کرو کہ جیسے چاہیے اور ان باہمی جھگڑون سے باز آؤ

اور ہر حال ایک دوسرے کو مثل اپنے بھائی حقیقی کے سمجھے
اگر یہہ باتین نہ اختیار کروگے تو اس حال کو تو پہونچ گئے ہو
آئندہ دیکھئے کیا کیا دیکھنے مین آتا ہی ؎ من اہ سنجم شرط
بلاغ است با تو میگویم ؎ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال
حاتم علی اواعظ الہ باد

جزاک اللہ فی الدارین خیرا

تحریک چندہ روم

بعد حمد رب العالمین ونعت حضرت ختم المرسلین۔ اے
مسلمانون آگاہ ہو اور سمجھو اسبات کو کہ یہہ بہت بڑا نازک
وقت ہی اور غور کرو تو ایک مشکل سخت ہی خداوند کریم محفوظ
رکھے بقول شخصی مصرع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
جبکہ حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی جناب سلطان روم
خلد اللہ ملکہ سے جو حامی دین محمدی ہین روسیہ بدخواہ
سینہ سیاہ وسرویہ نمکحرام بلا اشتباہ دشمن دین
مسلمین اسیطرح سے پرخاشی جو ہین کیا کیا اونکی قیل قال
ہین کیسے لاطایل گفتگو ہین پھر کیونکر مسلمان مطمئن ہو دین
ہین سے سو ہین۔

غزل

تعصب مذہبی ہی روسیہ کو — فزون ہی شک اہل سرویہ کو
مسلمانون سے ہین مستعد پیکار — اولی العزمی ہی قوم باغیہ کو
دیکھا یارب وہ ہین راہ جہنم — ملاوے خاکمین سارے سپہ کو
ہے سلطان کا اقبال یاور — تجلی جب تلک ہی مہر ورہ کو
یہی ہی آرزو دل کی الٰہی — ترقی ہووے ملک عثمانیہ کو

ایسی حالت سراپا قباحت ہین کہ نمونہ قیامت ہی ہر مسلمان
صاحب ایمان کو حتی الامکان خاموش بیٹھے رہنا حمیت
وغیرت اسلام کو ہاتھ سے دینا کسیطرح زیبا ومناسب
نہین بلکہ اپنے جان ومال کو راہ خدا مین نثار کرنا عین موقع
وفخری قومی ہمدردی ہر حال مین ضروری ہین ہر شخص
مجبور ہی اور خصوصًا ایسے وقت مین کہ غلبہ دشمنان دین
کا ہووے گو یہان سے فاصلہ بعید ہی مگر جوش مذہبی
سے نزدیک ہی اگر جسم سے مدد نہو سکے تو مالی مدد
کرنے مین برادران اسلام ہندوستان چشم پوشی نکرین
بلکہ گرم جوشی کرین ہر چند کہ اب تلک کسیقدر روپیہ فراہم
ہو کر روانہ ہوا مگر فراخور حال وسخت وجسامت اس
ولایت ہندوستان کی نہین بلکہ نہایت قلیل ہے
لہذا اب برادران دینی کی خدمت مین دستہ بستہ نہایت
عجز سے التماس ہی کہ اس کار خیر مین فی سبیل اللہ جہان
تگ ہووے دریغ نفرماوین اور بار احسان
اسکا صرف ذمہ حضرت روم کے نرکھین بلکہ اس
کار خیر کا اپنے ذمہ سے سمجھین خداوند کریم اونکو جزاء خیر
اسکا دیگا اور ہمارے ضلع ایتھ کے مسلمان تو نہایت
ہی خاموش وفراموش بیٹھے ہین ہرگز کسی صاحب
کے زبان پر ذکر اس کا خیر کا نہین آتا ہی اگر عہدہ داران
جلیل القدر ضلع ایتھ ونیز رؤسای اہل اسلام ذرا
بھی کوشش اس معاملہ مین فرماوین تو ایک رقم معقول
ہو جاتا کی ممکن ہے اور
افتخار کونین وسخاوت دارین اونکا

راقم نے اس کار خیر مین زیادہ طاقت لسانی نکر کے چند سطور
بطور تحریک تحریر کین مین آیندہ مرغوب و پسند خاطر صاحبان
اسلام ہون مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد و بس ؎ اور
مدد جانی اور مالی کے اپنی خلافت سلطان روم کے واسطے
دعا گو بھی رہین رباعی بادشاہا بارگاہت از ملک
پر نور باد ؎ داد عدلت در سرائے آخرت معمور باد ؎
ای فریدون شوکت و رستم دل و جمشید فر ؎ تیغ تو بر فرق
دشمن ناصر و منصور باد ؎ راقم سید فضل حسین [illegible]

روس کی عہد شکنی

روس منحوس کی روباہ بازی دیکھئے کہ اسنے اپنے سرکلرکا
جواب دندان شکن لارڈ ڈربی صاحب سے سنکر اوسکے جواب
الجواب سے انکار کیا - حالانکہ لارڈ ڈربی صاحب نے
روس کے سرکلر کے جواب مین صاف صاف کہا کہ اہل انگلنڈ
کو نہ اس سے اتفاق ہی اور نہ سلطنت انگریزی اسکو منظور
کرتی ہی - اور روس کے دلایل اعلان جنگ کے لئے بالکل پوچ
ہین - اور جو جنگ شہنشاہ روس نے اب شروع کی ہی
اس سے زار نے تمامی عہود سابق اور عہد نامجات ۱۸۵۶ء
اور ۱۸۷۱ء کا خلاف کیا ہے - لارڈ صاحب ممدوح یہہ
بھی لکھتے ہین کہ سلطنت انگلنڈ ہرگز دیگر سلاطین یورپ
کے ساتھہ متفق نہین ہی اور جس بات پر خود انہون نے
اپنی راے ظاہر کی تھی اس سے علیحدہ ہوتے ہین - علی ہذا
مدبران ممالک ذرا غور فرماوین کہ اس بزرگ لارڈ کے
اقوال مذکورہ بالا سے روشن ہوا کہ روسیہ نے جو سلطنت
انگلستان اور دیگر سلاطین یورپ کے ساتھہ ملکر جو کارروائی
کی ہی اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ روس پرلے درجہ کا مکار
اور لابہ ساز ہی اب روس نے بقول شخصی ؎ مین تو
ڈوبون ہون جنم تجکو بھی لے ڈوبون گا - کا معاملہ کیا ہے
حقیقت مین اہل انگلنڈ دانا اور دوراندیش ہین جو روس کے
سرکلر سے روس کی چال و کمال معلوم کر گئے مگر افسوس ہی اُن
سلاطین یورپ کی عقل عجیب پر جو روس کے دم مین آکر اسکی
کارروائی کو پسند کرتے ہین اور مآل کار نہین سوچتے کہ روسیہ نے
انکے ساتھہ کیا کیا سلوک کیا اور کیا نکریگا - بلکہ ہمارے
نزدیک مناسب ہی کہ ایسے عہد شکن کو مل جلکر ایسی سزا
دینی چاہیئے تھی تاکہ آیندہ کو کوئی سلاطین یورپ سے
عہد شکنی کا نام نہ لیتا اور تواریخ یورپ مین سب کو روس
کی عہد شکنی قیامت تک نظیراً یاد رہتی سب کو معلوم ہی کہ
دنیا کا دار مدار عہد پر ہی منحصر ہی ورنہ زبان تو حیوان بھی
رکھتے ہین بلکہ خلاف اوسکے بعض سلاطین یورپ نے روس کا
ساتھہ کیا اور دنیا مین اپنی بد عہدی کا یادگار چھوڑا عاقبت
مین روس کے ساتھہ روسیاہ کیا - اب انگلنڈ کو واجب
ہے کہ اپنے قدیمی دوست ٹرکی کے ساتھہ ملکر روس بد ذات
عہد شکن کو سزا واقعی تجویز کرے اور اس نازک وقت مین
اپنے پرانے دوست ٹرکی کے ساتھہ دوستانہ سلوک
کرے انگلنڈ خوب جانتا ہے کہ ٹرکی اپنے عہد کا پکا
ہے اور اوسمین کچھہ چل بل نہین ہے - اور روس بڑا
دغا باز اور لابہ ساز ہی اور محسن کش ہی جسنے اوسکا